دو شفاؤں شہد اور قرآن کو تھامے رکھو

مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے

شہد کی مکھی کے نظامِ کا نظامِ خلافت سے بھی تعلق ہے۔ ایک مرکزی وجود کا حکم ماننا اور اس سے وابستہ رہنا۔ شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی اس لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح مومن بھی کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔

شہد کے متعلق مزید تحقیق کے لئے احمدیوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳۱؍مارچ ۲۰۰۰ء بمطابق ۳۱؍امان ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ. ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا. یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ . اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴾۔

(سورۃ النحل آیات ۶۹۔۷۰)

پچھلے دنوں کچھ ایسے خطوط ملتے رہے ہیں جن کے نتیجے میں آج شہد کی مکھی اور اس کے معجزات کے تعلق میں جو خدا تعالیٰ نے اس میں وحی کئے، ان کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ اس کا بہت گہرا تعلق نظام خلافت سے بھی ہے اور غالباً لکھنے والوں نے یہی وجہ ہے کہ مجھے متوجہ کیا کہ دیر ہو گئی اس مضمون پر خطبہ نہیں دیا گیا اس لئے اب اس کو بھی اگرچہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مگر دوبارہ یاد دہانی کے لئے دوستوں کے سامنے بیان کیا جائے۔

جو آیات کریمہ میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

اس تعلق میں سب سے پہلے تو میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس کے بعد پھر مزید اس مضمون پر سائنسی لحاظ سے جو مختلف لوگوں نے تحقیق کی ہے اس کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے (ﷺ) یقیناً ایک مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے۔ وہ پاک چیز ہی کھاتی ہے اور پاک چیز ہی مہیا کرتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المكثيرين من الصحابة)

ایک اور حدیث سنن ابن ماجہ میں یوں بیان ہوئی ہے، بخاری میں بھی یہی حدیث ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں، شہد اور قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

(سنن ابن ماجه كتاب الطب۔ بخاری كتاب الطب باب العسل)

شہد کی شفا اکثر بدنی ہے اور قرآن کی شفا اکثر روحانی ہے اور بدنی شفا کے ساتھ شہد ایک قسم کی روحانی شفا بھی عطا کرتا ہے لیکن غور و فکر کرنے والوں کے لئے۔ تو اس میں دو باتیں ہیں جن کو مضبوطی سے تھام لو۔ قرآن کریم میں تمام روحانی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔ اور شہد میں اگر تحقیق کی جائے اور اس کے سارے پہلوؤں پر غور سے نظر ڈالی جائے تو ہر قسم کی بدنی بیماریوں کی شفا موجود ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں بخاری کتاب الاطعمہ میں کہ آنحضرت ﷺ میٹھی چیز پسند فرماتے تھے اور خصوصیت سے شہد کو پسند فرماتے تھے۔

بخاری کتاب الطب میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو اسہال کی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اس نے شہد پلایا۔ پھر آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مَیں نے اُسے شہد پلایا ہے مگر اس کے اسہال میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے پھر اُسے شہد پلایا اور پھر واپس آکر کہنے لگا: مَیں نے اُسے شہد پلایا ہے مگر اُس نے تو اُس کے اسہال میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے مگر تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے، جا اور اسے اور شہد پلا۔ اس پر اُس نے اُسے مزید شہد پلایا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔

(بخاری و ترمذی كتاب الطب)

اب اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ شہد سے بہت سی چیزوں کا علاج ممکن ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر شہد ہر بیماری کا علاج کر سکے۔ اس کے متعلق بہت سی تحقیقات شائع ہو چکی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا ہے اس کے رنگ مختلف ہیں اور وہ پھول مختلف ہیں جن سے وہ رس چوستی ہے اور وہ علاقے مختلف ہیں جن جگہوں پہ وہ پھول ملتے ہیں اور پھر ان علاقوں کی اپنی اپنی تاثیرات اور موسم ہیں جن کا ان پھولوں پر اثر پڑتا ہے یا ان پھلوں پر اثر پڑتا ہے جن سے شہد کی مکھی رس چوستی ہے۔ تو ایک بہت ہی وسیع مضمون ہے اتنا کہ پوری کائنات سمائی ہوئی ہے اس مضمون میں۔ تو قرآن کریم کی یہ دو آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں مضامین بہت وسیع ہیں۔

وحكى النَّقاش عن ابى وَجْرَةَ انه كان يكتحل بالعسل۔ اس پوری حدیث کا ترجمہ یہ ہے نقاش ابی وجرہ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابی وجلہ شہد کو بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال کرتے تھے۔ یہاں ابی وجرہ کے متعلق صحابی ہونے کا ذکر نہیں ملتا مگر اس روایت کے بعد ایک صحابی کی روایت بھی ہے جو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ بیمار ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس پانی لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا۔

{مُبَارَكًا کے وقف سے متعلق حضور انور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا}: کیونکہ بعض قراء بہت زور دیتے ہیں اس بات پر کہ جب آخر لفظ پڑھا جائے تو تنوین

نہیں پڑھنی تو قرّاء نے اس بارہ میں بہت ہی پیچ دار مسائل بنالئے ہیں جن کا احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا اور عربوں کا دستور ہے تلاوت کرنے کا اس میں بہتر یہی ہے کہ جو قرّاء کہتے ہیں جہاں رکا جائے وہاں رک جانا چاہئے، جہاں تنوین نہیں پڑھنی چاہئے وہاں نہیں پڑھنی چاہئے مگر اس پر بہت زیادہ زور دینا بھی جائز نہیں کیونکہ بسا اوقات ایک قرآن پڑھنے والا معانی پر غور کر رہا ہوتا ہے اور یہ نکتے جو چھوٹے چھوٹے تنوین کے ہیں وہ فراموش ہو جاتے ہیں۔ اور جب خیال آتا ہے تو اس کے مطابق بھی کرتا ہے تو اس لئے ایسی باتوں پر اتنا زور دینا کہ معانی غائب ہو جائیں یہ درست نہیں ہے۔ بہرحال اب میں روایت عرض کرتا ہوں۔

انہوں نے کہا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا۔ پھر فرمایا شہد لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ پھر زیتون کا تیل لاؤ کیونکہ یہ ایک برکت والے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پھر پانی شہد اور زیتون کے تیل کو انہوں نے ملا دیا۔ پھر اسے پی گئے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جس بیماری کے لئے آپ نے اسے استعمال کیا اس سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ لکمال الدین محمد بن موسی الدمیری جزء ثانی زیر لفظ النحل)

اب میں سائنس دانوں کی تحقیقات سے متعلق کچھ گزارشات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یورپ میں شہد کے بارہ میں پہلا تحریری ریکارڈ ایک پینٹنگ (Painting) سے ملا ہے جو سپین کے صوبہ Valencia کے ایک شہر Bicorp کے نزدیک ایک غار سے ملی ہے۔ جس میں ایک شخص کو شہد کے چھتے سے شہد اکٹھا کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصویر ماہرین کے خیال کے مطابق سات ہزار سال قبل مسیح کی ہے۔

("The Hive and the Honey Bee" Edited by Dadent & sons Publishers of the American Bee Journal 8th edition 1986)

ایک زمانے میں مصر اور سیریا یعنی شام اور عراق میں شہد کو مردوں کو حنوط کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک مسلمان مصنف عبداللطیف نے ایک بچے کا کیس بیان کیا ہے جس کا جسم شہد کے ایک بڑے مرتبان میں محفوظ کیا گیا تھا اور وہ اسی طرح بالکل محفوظ تھا حالانکہ اس کو حنوط ہوئے مدتیں گزر چکی تھیں۔ (انسانیکلوپیڈیا آف ریلیجنز اینڈ ایتھکس زیر لفظ Honey) قدیم مصر کے حکماء بھی لاشوں کو محفوظ کرنے کی خاطر شہد کا استعمال کیا کرتے تھے۔ کھدائی کے دوران مقبروں سے شہد کی کپیاں برآمد ہوئی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی یہ شہد انسانی استعمال کے قابل تھا۔ چنانچہ سائنس دانوں نے ان کپیوں کے شہد کو پی کے دیکھا وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اس میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ (Honey & Health page 18 published by Thorsons Publishing Group)

ماہرین کہتے ہیں کہ قازقستان میں چنگار الاتاؤ کی ایک پہاڑی ہے اس میں جو شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں ان کا دل کے زخموں کو مندمل کرنے سے گہرا تعلق ہے۔ دل کے دورہ سے بچاؤ کے لئے بہت اچھا ہے۔ جب دل کا دورہ پڑ گیا ہو تو اس کے بعد بھی یہاں کا ان پہاڑیوں کا جو شہد ہے وہ دل کے زخموں کو مندمل کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ ایک خاص قسم کی وہاں بوٹی پائی جاتی ہے جس کا نام ہے زمی زمی کورابونگی۔ یہ شہد کی مکھی اس بوٹی کے پھلوں پھولوں کا رس چوستی ہے تو اس سے یہ سارے اثرات جن کا ذکر کیا گیا ہے اور تفصیلی ذکر میں نے چھوڑ دیا ہے مگر بڑی تفصیل سے یہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ کس طرح سائنس دانوں نے تحقیق کی، کتنے مریضوں پر تحقیق کی، ان میں سے کتنے تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بچ گئے جبکہ ایسے مریض جن کو شہد نہیں دیا گیا، یعنی اس بوٹی کا شہد، ان میں اموات کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ (رسالہ سوویت یونین شمارہ نمبر ۱۱۔ ۱۹۸۹ء۔ دفتر ادارہ ۱۰۳۷۷۲ ماسکو ۳ گ س پ ۸)

شہد اور زخم کے مضمون پر Mr. P. J. Armo جو کرسچین میڈیکل سنٹر Kalimanjaro (تنزانیہ) کے ماہر امراض نسواں ہیں انہوں نے ایک رسالہ Tropical Doctor کی اپریل ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اپنا تجربہ یوں بیان کیا کہ ایک پچیس سالہ مریضہ جسے گہرا بیڈ سور (Bedsore) تھا یعنی مریضہ یا مریض جب لیٹے رہتے ہیں تو پیٹھ کے اندر بعض دفعہ اسی کروٹ لیٹے رہنے کی وجہ سے ایسے گہرے سورز پیدا ہو جاتے ہیں، جن کا علاج بہت مشکل ہے اور بعض دفعہ اصل بیماری کی بجائے اسی سور سے لوگ مر جاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ پچیس سالہ سرجری کے تجربہ کے دوران ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی جس کو گہری اندرونی بیماری تھی اور اس کو بیڈ سور بھی تھا یا بیڈ سور بھی تھے تو انہوں نے پہلے اس پر شہد استعمال کیا تاکہ بیڈ سور ان کا خیال تھا شہد کے اثر سے ٹھیک ہو جائیں گے لیکن جب آپریشن سے پہلے دوبارہ دیکھا اور مریضہ کا مکمل امتحان لیا تو حیران رہ گئے کہ بیڈ سور تو خیر ٹھیک ہو گئے اصل بیماری بھی غائب ہو گئی، اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

اسی طرح ایک بیس سالہ مریضہ کا ذکر کرتے ہیں جو لیپراٹومی (Laparotomy) کے زخم کی وجہ سے بیمار تھی اور کسی اینٹی بائیوٹک دوا یعنی پنسلین وغیرہ کا وہ بیماری ردّ عمل ظاہر نہیں کرتی تھی۔ ہر قسم کی دوائیں جو اینٹی بائیوٹک کہلاتی ہیں اس پر استعمال کی گئیں مگر قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوا اس پر تجربۃً شہد صاف پٹی پر لگا کر اسے پٹی کر دی گئی۔ دو ہفتوں کے بعد مریضہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر گھر چلی گئی اور کسی قسم کی کوئی اینٹی بائیوٹک استعمال نہیں کرنی پڑی۔

(Honey & Health by Laurie Croft pp89. Thorsons Publishing Group Wellingborough.Northemptonshire Rochester Vermont 1987)

کینسر کے متعلق بھی شہد میں حیرت انگیز شفا کا مواد موجود ہے۔ ضمناً میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ آج کل جو جینز بدلنا اور ان کے کیریکٹر کو تبدیل کرنا ایک قسم کا جنون ہے جو ڈاکٹروں پر سوار ہے تو ایک ڈاکٹر نے امریکہ میں حال ہی میں ایک ایسی جین پر تجربہ کیا جس کو خاص تراشا گیا تھا سائنسی آلوں کے ذریعہ، جس کے نتیجہ میں اس کا دعویٰ تھا کہ اس سے کینسر کا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے اور ابھی خبر آئی ہے کہ وہ ڈاکٹر کینسر سے ہی مارے گئے۔ تو اللہ کی شان ہے کہ جب خدا چاہے تو جس چیز کا کوئی موجد ہے اسی بیماری سے مر بھی جاتا ہے بہرحال یہ جو میں اب کینسر کی بات کر رہا ہوں اسی میں تجربے ہوئے ہیں۔

ایک سڈنی فاربر کینسر انسٹی ٹیوٹ ہے۔ اس کے جو تجارب ہیں ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مکھیاں پالنے والوں میں کینسر کی شرح دوسرے افراد سے بہت ہی کم ہے۔ چنانچہ اس سروے میں شہد کی مکھیاں پالنے والے ۵۸۰ افراد کی تحقیق کی گئی جن کی موت ۱۹۵۰ء سے لے کر ۱۹۷۸ء کے درمیان ہوئی تھی ان میں کینسر سے وفات پانے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی یعنی اتنی معمولی تھی کہ قابل ذکر نہیں۔ (Honey And Health by Laurie Croft pp98)

آنکھ کے کینسر سے متعلق، جو ناسور ہو جاتا ہے آنکھ کا اور عموماً ایلوپیتھک ماہرین کے نزدیک اس کا کوئی علاج نہیں اس کے متعلق یہ ایلوپیتھک تحقیق ہی کا نتیجہ شائع ہوا ہے کہ اگر بہترین خالص شہد کی سلائی آنکھ میں پھیری جائے تو پہلے دو تین دن تو اس سے کچھ اریٹیشن (Irretition) پیدا ہوتی ہے یعنی وہ شہد چبھتا ہے زخم پر لیکن پانی بہتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر وہ چبھن بھی بند ہو جاتی ہے اور مریض مکمل طور پر شفا پا جاتا ہے اور کینسر کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

شہد کی تیاری میں شہد کی مکھی ایک ایسے مواد کو استعمال کرتی ہے جسے پراپلس (Propolis) کہا جاتا ہے۔ یہ شہد کی مکھی خود ہی درختوں سے چوس کر یہ گوند نما مواد اکٹھا کرتی ہے اور اس کو اپنے چھتے کے ہر سوراخ کے ارد گرد ملتی ہے۔ چھتے کے کنارے پر بھی ملتی ہے اور چھتوں کے جو سوراخ ہیں ان کو بڑا چھوٹا کرنے کے لئے ضرورت پڑے تو اس کے اندر مل دیتی ہے۔ یہ ایک ایسی حیرت انگیز شفا رکھنے والا مواد ہے کہ سائنس دان حیران ہیں کہ شفا اس میں آئی کہاں سے اور شہد کی مکھی یہ خود ہی اکٹھا کرتی ہے۔

اس تحقیق کا آغاز اس طرح ہوا کہ فرانس میں اس معاملے پر تحقیق ہو رہی تھی کہ مختلف اڑنے والے کیڑے مختلف جراثیم اپنے پاؤں کے ذریعہ مختلف جگہ پھیلاتے ہیں تو جب یہ تحقیق کرنے والے شہد کی مکھی تک پہنچے تو حیران رہ گئے کہ اس کے پاؤں میں کسی قسم کے کوئی جراثیم موجود نہیں تھے۔ حیرت انگیز انکشاف تھا۔ تو انہوں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ Propolis جس کا میں نے ذکر کیا ہے شہد کی مکھی یہ بناتی ہے چھتے کے کنارے پر بھی لگاتی ہے وہاں بیٹھ کر پھر اندر جاتی ہے پھر باہر نکلتے وقت اسی چھتے کے کنارے پر بیٹھتی ہے پھر اڑ کے جاتی ہے۔ تو یہ جو جراثیم کا فقدان ہے یہ اس پراپلس کی وجہ سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو شہد پر تحقیق کا بہت شوق تھا اور میں نے بھی شہد کی طرف جو زیادہ توجہ کی ہے وہ آپ کی ہی وجہ سے، آپ ہی کی تربیت کے نتیجہ میں مجھے اس کا موقع نصیب ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزا دے۔ انہوں نے جو پراپلس کی مجھے باتیں بتائیں

کہ پراپلس میں اتنی شفا ہے اس کو میں نے وقف جدید کے دوران اپنے ایک مریض پر تجربہ کر کے دیکھا۔ ایک صاحب آیا کرتے تھے وہ اپنے ناک کو ہمیشہ کپڑے سے ڈھانک کے رکھتے تھے۔ تو مجھے تعجب ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ناک کو کپڑے سے کیوں ڈھانکا ہوا ہے، ہمیشہ ڈھانکتے ہیں۔ تو انہوں نے اتار کر دکھایا تو ناک کے اوپر اتنا خوفناک زخم تھا کہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا، کچا خون ناک میں نظر آرہا تھا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے وہ بیان نہیں کیا جا سکتا کتنا دھکا لگتا تھا انسان کو دیکھ کر، تو انہوں نے کہا یہ چیز ہے۔

میں نے ہومیو پیتھک دوائیں ان پر استعمال کرنی شروع کیں لیکن کوڑی کا بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس پر مجھے خیال آیا پراپلس کا تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے کچھ پراپلس مانگ کے رکھی ہوئی تھی وہ میں نے ان کو کہا کہ اپنے ناک کے زخم کے اوپر لگائیں اور کچھ دن کے بعد آئے تو کپڑا اور پڑا سب غائب، اس بیماری کا نام ونشان بھی باقی نہیں تھا۔ تو یہ شفاء للناس شہد ہی میں نہیں بلکہ اس کے متعلقات میں بھی ہے۔

شہد کی مکھیوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ایک Apis Florea جو جنوبی ایشیا کی شہد کی چھوٹی مکھی ہوتی ہے اور اسے Dwarf Honey Bee بھی کہتے ہیں یعنی بونی ہنی بی۔ یہ جو پراپلس ہے یہ شہد کو چیونٹیوں سے بچانے کے کام بھی آتی ہے۔ چیونٹیاں جب شہد کے چھتے کی طرف جاتی ہیں تو اس سے چمٹ جاتی ہیں، ان کے پاؤں اس سے چمٹ جاتے ہیں اور وہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

۱۹۶۰ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے رشین سائنسدانوں کے متعلق کہ انہوں نے شہد کو ایگزیما کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور شہد کے خاص قسم کے مرکب بنا کر انہوں نے جو تجربے کئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسے ایگزیمے جن کو کسی دوسری دوا سے شفا نہیں ہوتی تھی شہد کے اس مرکب کے استعمال سے شفا پا گئے۔ یہ پراپلس جس کی میں بات کر رہا ہوں کیمیاوی لحاظ سے بالکل معمولی چیز ہے اور یقین نہیں آتا کہ اس میں ایسی شفا کا مواد ہوگا۔

(The Hive and the Honey Bee pp 235-237)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بہت ہی دلچسپ بات بتاتے ہیں۔ "مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہ۔ عربوں نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہے کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں چار سو مختلف نام ہیں"۔ اب یہ بھی ایک حیرت انگیز بات ہے یہ اتفاق نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ عربوں نے جو چار سو مختلف اقسام کے شہد دریافت کئے۔ عربی زبان میں چار سو نام ہیں شہد کے جو الگ الگ قسم کو ظاہر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی صاحب اپنی کتاب "میراج بیت اللہ" میں یہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کھانے کے معاملے میں بہت پرہیز کیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو کچھ ذیابیطس کی شکایت تھی۔ آپ دوائی استعمال کرنا نہیں پسند کرتے تھے اور سخت کنٹرول کے ذریعہ سے آپ اپنا علاج خود کر لیا کرتے تھے مگر چائے وغیرہ میں ایک چمچہ بھر شہد ضرور استعمال کرتے تھے۔ تو کیوسی صاحب کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے، آپ شہد پی لیتے ہیں۔ تو آپ نے بڑی پدرانہ شفقت سے مسکراتے ہوئے فرمایا: ڈاکٹر صاحب جب بھی میں ایک شہد کا چمچہ کھاتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ مجھے دو ہزار بار الحمدللہ پڑھنا چاہئے۔ دو ہزار کا کیوں خیال آیا آپ کو۔ کیونکہ پیشتر اس کے کہ اتنی سی خوراک میرے دستر خوان پر آئی اسے تیار کرنے کے لئے دو ہزار شہد کی مکھی مزدوروں نے دن رات کام کیا۔ ایک چمچہ شہد کے لئے مکھی کتنی محنت کرتی ہے، کتنی اڑانیں اڑتی ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے غور کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح تو ہمیں گویا ہر شہد کا چمچہ استعمال کرتے وقت دو ہزار دفعہ الحمدللہ پڑھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس نے ہمارے لئے اس قسم کے دنیا میں بے شمار نوکر بنا رکھے ہیں۔

سید عبدالحی شاہ صاحب کی ایک بڑی دلچسپ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کسر صلیب کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن تشریف لے جارہے تھے تو انہی دنوں ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ میں مرہم عیسیٰ کے بارہ میں میرا ایک مضمون (یعنی سید عبدالحی شاہ صاحب کا ایک مضمون) شائع ہوا تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے مجھے بلا کر دریافت فرمایا کہ کیا مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا بھی کوئی دخل ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ مرہم عیسیٰ کی تیاری میں شہد کی مکھی کا کوئی دخل نہیں اور عرض کیا کہ مرہم عیسیٰ کے بارہ اجزاء میں شہد شامل نہیں۔ لیکن جلد ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کیونکہ جب مرہم عیسیٰ کے اجزاء پر دوبارہ غور کیا تو یہ سارے اجزاء شہد کی مکھی کے چھتے کی موم میں ملائے جاتے ہیں اور اس سے یہ شفا کا اثر مرہم عیسیٰ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ میں نے جب ذکر کیا تو حضورؒ کا چہرہ کھل اٹھا اور فرمایا کہ اب مسئلہ حل ہو گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ امر ضروری ہے کہ وحیٔ شریعت اور وحیٔ غیر شریعت میں فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز میں تو جانوروں کو جو وحی ہوتی ہے اس کو بھی مدنظر رکھا جاوے۔ بھلا آپ بتلاویں کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے وَ اَوْحیٰ رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ تو اب آپ کے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہے یا جاری ہے...... جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہیں ہوئی تو انسانوں پر جو وحی ہوتی ہے وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے"۔

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۳۳۔ بتاریخ ۴/ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۲۵۸)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "دوسری تمام شیرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ شہد اُن میں سے نہیں ہے۔ آم وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے، سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی تجربوں کا بہت شوق تھا اور چونکہ شہد کا ذکر قرآن کریم میں تھا اس لئے آپ نے ایک دلچسپ تجربہ کیا جو اور کسی سائنسدان کو نہیں سوجھا کہ آپ نے ایک دفعہ انڈے کو شہد میں رکھ دیا دیکھنے کے لئے کہ اس پر کیا اثر ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ "سفیدی انجماد پا کر پتھر کی طرح سخت ہو گئی"۔ یعنی اتنی سخت کہ زور سے چیز مارنے سے بھی وہ ٹوٹتی نہیں تھی لیکن اندر زردی ویسی ہی رہی۔ (البدر جلد ۳ نمبر ۷ صفحہ ۳۔ ۱۶/فروری ۱۹۰۴ء)۔ تو یہ کیا خواص ہیں اس کے، ان کو ہم ابھی نہیں سمجھ سکتے لیکن یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا تجربہ ہے۔

اب آپ دیکھئے کہ شہد میں قدرتی پھلوں کی مٹھاس کے علاوہ جو قدرتی نمکیات موجود ہوتی ہیں ان میں ایلومینیم بھی ہے، بیریم بھی ہے، بریلئم بھی ہے، آیوڈین بھی، آئرن یعنی لوہا بھی، پوٹاش، میگنیشیم، کیلشیم، سوڈیم، کلورین، فاسفورس، سلفر اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کیمیاوی مرکبات ہوتے ہیں تو ان ساری چیزوں میں غیر معمولی شفا ہے اور جتنی ہلکی تعداد میں پائی جاتی ہیں ان کا گویا کہ ہومیو پیتھک اثر ظاہر ہوتا ہے اور ردِ عمل کے طور پر یہ دوائیں کام کرتی ہیں۔ جہاں تک تیزابوں کا تعلق ہے اس میں ایپل ایسڈ، لیمن ایسڈ، لیکٹک (Lactic) ایسڈ، ٹارچک (Tarchic) ایسڈ، اگزیلک (Oxalic) ایسڈ وغیرہ وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ جہاں تک وٹامنز کا تعلق ہے اس میں B6,B2,B1، وٹامن سی، وٹامن ای، وٹامن ایچ اور وٹامن کے اور B&J اور کیروٹین (Carotene) موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف قسم کی ہارمونز بھی شہد کے اندر ملتی ہیں۔

اب ایک پورا جہان ہے تحقیق کا۔ تحقیق ان لوگوں نے کی ہے جو قرآن کے قائل نہیں۔ لیکن ان کو علم نہیں کہ قرآن کریم نے اس حیرت انگیز نظام کا مختصر دو آیات میں ذکر فرما دیا تھا۔ اب اس کی ملکہ اور نر کا جو حصہ ہے شہد کی مکھیوں میں اور خدمتگار مکھیاں جو مادہ ہوتی ہیں ان کا ذکر سنئے، وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ بچے صرف ملکہ دیتی ہے جو ایک دن میں اتنے انڈے دے دیتی ہے کہ اس کے سارے جسم کا وزن ان انڈوں کے برابر ہوتا ہے حالانکہ بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی خوراک صرف رائل جیلی ہے اور کوئی چیز نہیں کھاتی۔ اس کو رائل جیلی اس کے لئے خاص طور پر بنا کر شہد کی مکھیاں اس کے حضور پیش کرتی رہتی ہیں۔

اب دیکھئے کس طرح قانون قدرت یعنی خدا تعالیٰ کا نظام کام کر رہا ہے اور اس میں جو جسمانی وراثت کا قانون ہے وہ بالکل کام نہیں کرتا، اس کو کوئی دخل ہی نہیں ورنہ جس قسم کی ماں ہے ویسے بچے پیدا ہونے چاہئیں لیکن ویسے نہیں ہوتے۔ اور ایک عجیب بات کہ جو انہوں نے معلوم کی ہے وہ یہ ہے کہ شہد کی ملکہ مکھی کے جبڑے میں تیز کاٹنے والے دانت ہوتے ہیں جبکہ دوسری مکھیوں کے جبڑوں میں کوئی دانت نہیں ہوتا اور پیدائش سے لے کر مرنے تک ان کے کوئی دانت نہیں ہوتا۔

اب وہ جو Droanes ہیں جو نر ہوتے ہیں وہ بھی بالکل بغیر دانت کے ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں ڈنک بھی کوئی نہیں ہوتا۔ ملکہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ بار بار ڈنک مار سکتی ہے۔ اپنی حفاظت کے لئے کئی دفعہ ڈنک چلا سکتی ہے لیکن جو دوسری شہد کی مکھیاں ہیں جن کو ڈنک خدا تعالیٰ نے عطا کیا ہوا ہے وہ ایک دفعہ مارنے کے بعد پھر خود بھی مر جاتی ہیں کیونکہ ڈنک ان کے اندر سے جسم کے وہ حصے باہر کھینچ لیتا ہے جس پر ان کی بقا ہوتی ہے اور وہ اس کے بعد زندہ نہیں رہ سکتیں۔ صرف شہد کی ملکہ ہے جو بار بار ڈنک مار سکتی ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

اب ایک چھتے میں ذرا اندازہ کریں کہ کتنے گھر بنانے پڑتے ہیں شہد کی مکھی کو۔ ایک چھتے میں ایک ہزار یا اس سے زائد کام کرنے والی مکھیاں ہر قسم کی موجود ہوتی ہیں۔ چھتے کا ہر سیل چھ جہتوں پر مشتمل ہوتا ہے، چھ کونے ہیں اس کے اور آپس میں ان کی دیواروں کے زاویے حیرت انگیز طور پر برابر ہیں۔ سائنس دانوں نے تحقیق کی ہے اور حیران ہو گئے ہیں دیکھ کر کہ

ان کے زاویوں میں کوئی فرق نظر نہیں آیا، زیرو، زیرو، زیرو something، اتنا فرق ہے جو حیرت ہے کہ ناپا کیسے۔ جو نر مکھے ہیں ان کا بتایا ہے کہ ڈنک نہیں ہوتا اور وہ کھانا خود نہیں کھا سکتے بلکہ شہد کی مکھیاں خدمت کے طور پر اس کو کھانا کھلاتی ہیں۔

اب انڈہ دیتے وقت ملکہ فیصلہ کرتی ہے کہ کتنے نر بنانے ہیں، کتنے مادہ اور اس کے فیصلے کے مطابق ہی یہ سب آگے چلتا ہے۔ تو جو عام قانون قدرت چل رہا ہے ہر جگہ دنیا میں کہ جو ماں باپ کے اندر خصوصیات ہیں وہ اگلے بچوں میں منتقل ہوں یہاں بالکل نہیں ہوتیں اور ملکہ کا فیصلہ یہ کام کرتا ہے۔ کیسے فیصلہ کرتی ہے؟ کوئی دنیا کا سائنس دان اس کو نہیں سمجھ سکتا۔

اب ان کی گفتگو کا جو نظام ہے اس کے متعلق میں چند باتیں کروں گا۔ آپس میں ایک دوسرے کو بالکل صحیح پیغام دے سکتی ہیں یعنی جب سمجھیں کہ جو ان کی پھولوں یا پھلوں کی جگہ تھی، جہاں سے رس چوسا کرتی تھیں اس میں کمی آگئی ہے تو پھر ورکرز بیز (Workers Bees) کو بھجوایا جاتا ہے کہ وہ باہر جا کر تلاش کریں یا جب نیا چھتہ بنانا ہو اس وقت ورکرز بیز (Workers Bees) جا کے مناسب جگہ ڈھونڈتی ہیں کہ کس جگہ پر چھتہ بنانا بہتر ہوگا۔ جب وہ واپس آتی ہیں تو چھتے کے اندر ایک قسم کا ناچ کرتی ہیں اور ناچ کے ذریعہ وہ ساری مکھیاں باقی غور سے ان کو ان کو دیکھ رہی ہوتی ہیں، ان کے ناچ کو کہ کیا پیغام دے رہا ہے۔ ناچ کے ذریعہ وہ یہ بتا دیتی ہیں کہ فلاں جگہ شہد کے مواد کے لئے بہت اچھی ہے وہ دوسو پچھتر فٹ پر واقع ہے اور اس سمت میں واقع ہے اور اگر پہاڑی علاقہ ہو تو اوپر اٹھ کے جانا چاہئے مکھیوں کو اس کو ڈھونڈنے کے لئے یا نیچے جانا چاہئے۔ غرضیکہ ہر چیز وہ اس ناچ کے ذریعہ بتا دیتی ہے۔ اب اس میں جو اور عجیب و غریب باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ ناچ اس طرح کرتی ہیں کہ اندر کی طرف منہ کر کے وہ ناچتی ہیں، گھومتی جاتی ہیں، پھر واپس جاتی ہیں، پھر گھومتی جاتی ہیں اور باقی مکھیاں غور سے دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ کیا کر رہی ہے اور ان کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کیا پیغام دیا ہے۔ اگر پھل یا پھول بہت دور ہوں تو پھر وہ یہ ناچ ٹکڑوں میں کرتی ہیں مطلب یہ ہے کہ ایک اڑان ختم ہو جائے گی پھر دوسری اڑان، پھر تیسری اڑان، پھر چوتھی اڑان۔ غرضیکہ بہت فاصلہ پر وہ جگہ موجود ہے جہاں پھل پھول وغیرہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

اب یہ عجیب و غریب ایک اور بات اس میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ سائنس دانوں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر شہد کے چھتے میں مکمل اندھیرا ہو، کوئی روشنی کی شعاع، ایک ذرہ بھی اندر نہ پہنچتی ہو تب بھی شہد کی مکھیاں وہ ناچ کرتی ہیں اور دیکھنے والی مکھیاں بالکل صحیح اس ڈانس کا نتیجہ نکال رہی ہوتی ہیں۔ وہ نتیجہ نکال لیتی ہیں کہ یہ جو ناچ ہے یہ ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے حالانکہ بالکل نظر نہیں آسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو خاص نظر بھی عطا فرمائی ہے جس کا سائنس دانوں کو علم نہیں کہ وہ کیا چیز ہے۔ اور بہت تحقیق کے باوجود اس بارے میں ان کو اپنی ہار تسلیم کرنی پڑتی ہے۔

اب ایک اور فائدہ جو شہد کی مکھیوں کا بنی نوع انسان کو پہنچ رہا ہے اور بے حسوں کو پتہ ہی نہیں کہ کتنے بڑے فوائد ان سے وابستہ ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جن پھولوں کا یہ رس چوستی ہیں ان کو فرٹلائز بھی کرتی ہیں یعنی ان کے اندر جو پولن داخل کرتی ہیں اپنا جو اس کے پاؤں سے لگا ہوا ہوتا ہے تو شہد کے اس پھول کے اندر، فرٹلائزیشن کو کیا کہتے ہیں اردو میں مجھے یاد نہیں لیکن، وہ عمل ہو جاتا ہے جس سے اندر بچہ بن سکتا ہے۔ یا بیج بن سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے بیج ہیں جو شہد کی مکھیوں کے محتاج ہیں۔

سائنس دانوں نے صرف امریکہ میں جو تحقیق کی تو پتہ چلا کہ امریکہ میں جو مختلف قسم کے پھل پائے جاتے ہیں وہ شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹلائز ہوتے ہیں، یعنی ان کے پھول شہد کی مکھی کی وجہ سے فرٹیلائز ہوتے ہیں اور ان کی مجموعی قیمت صرف امریکہ میں دس بلین ڈالر بتائی گئی ہے۔ یعنی یہ شہد کی مکھیاں آپ کی اتنی خدمت کرتی ہیں کہ دس بلین ڈالرز کا کام یہ مکھیاں کر دیتی ہیں اور اس کے علاوہ پیاز، گاجر، مولی وغیرہ وہ بھی اس چیز کی محتاج ہیں یعنی امریکہ میں تو صرف پھلوں وغیرہ کے اوپر تحقیق ہوئی ہے لیکن اس تحقیق میں مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ کاٹن مثلاً کپاس کی پولینیشن میں بھی کام کرتی ہیں اور کسی کو پتہ نہیں کہ یہ چپ کر کے ہماری خدمت کرتی چلی جا رہی ہیں۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ شہد کی مکھی کو جو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر چنا ہے کوئی عام بات نہیں بہت غیر معمولی فوائد اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

شہد کی مکھی کا جو تعلق نظام خلافت سے ہے اس کے متعلق میں نے ایک دفعہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ایک حکم ماننا، ایک مرکزی چیز کا حکم ماننا اور اسی سے سارا نظام وابستہ ہے۔ شہد کی مکھی میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک حکم کے تابع تمام کالونی، اسی ہزار یا اس سے زائد مکھیاں اس کی اطاعت کر رہی ہوتی ہیں اور شہد کی مکھی اکیلی زندہ نہیں رہ سکتی، اس کے لئے چھتہ ہونا لازمی ہے۔ تو مومن بھی اگر اس الٰہی نظام سے وابستہ ہو کر ایک جان نہ بن جائے تو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ وہ اکیلا کبھی روحانی لحاظ سے زندہ نہیں رہ سکے گا۔

تو میں امید کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان نظام پر مزید غور کر کے دوست فائدہ اٹھائیں گے اور جیسا کہ ایک دفعہ میں نے پہلے عرض کیا تھا خود تجربے بھی کریں گے کیونکہ بے شمار قسمیں ہیں شہد کی۔ مختلف وقت ہیں، کیا کیا اثر رکھتے ہیں، کیا کیا رنگ رکھتے ہیں ان سب کا اشارۃً ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن تفصیلی تحقیق کی ابھی بہت ضرورت باقی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ احمدی محققین شہد کے بارہ میں پھر توجہ دیں گے اور اس کے اوپر گہری تحقیق کریں گے۔ تحقیق کے کام صرف غیر مسلموں پر نہ چھوڑ دیں۔ یہ عجیب ظلم کی بات ہے کہ تعلیم قرآن دے رہا ہو اور عملدر آمد غیر مسلم کر رہے ہوں۔

۞۞۞……۞۞……۞۞۞